۵۔ علم و عمل

محمد حسین آزادؔ

پہلی بات : علم حاصل کرنا ایک فریضہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ علم کے بغیر آدمی خدا کو بھی نہیں پہچانتا۔ علم آدمی کو عمل کی سیدھی راہ دِکھاتا ہے لیکن ایسا علم جو عمل کی رغبت نہ دلائے، وہ اس پیڑ کی طرح ہے جو پھول اور پھل سے محروم ہے۔ ایسے علم سے انسان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ ایک بے عمل عالم اس اونٹ کی طرح ہے جس کی پیٹھ پر کتابیں لدی ہوئی ہوں مگر ان کتابوں سے اسے کوئی فائدہ نہ پہنچے۔ ذیل کی نظم میں عمل کی ترغیب دینے والے علم کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔

جان پہچان : مولانا محمد حسین آزادؔ ۱۸۳۰ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد مولوی محمد باقر ایک اخبار نکالا کرتے تھے جس کا نام 'دہلی اُردو اخبار' تھا۔ آزادؔ کی ابتدائی تعلیم مروّجہ طریقے پر ہوئی۔ بعد میں محمد باقر نے آزادؔ کو مشہور شاعر ذوقؔ کے سپرد کر دیا۔ انھوں نے آزادؔ کو زبان و ادب کی تعلیم دی اور عربی، فارسی زبان سے بھی واقف کرایا۔ انھیں لاہور کے زمانۂ قیام میں محکمۂ تعلیم میں ملازمت مل گئی۔ دورانِ ملازمت انھوں نے طلبہ کے لیے نصابی کتابیں بھی تیار کیں۔ ان کی تصانیف میں 'آبِ حیات، نیرنگِ خیال، سخن دانِ فارس' اور 'دربارِ اکبری' نہایت اہم تسلیم کی جاتی ہیں۔ ۱۹۱۰ء میں آزادؔ کا انتقال ہوا۔

مجھے غرض نہیں ، کالج میں تم پڑھے کہ نہیں
جماعتوں کے مدارج پہ تم چڑھے کہ نہیں

کتابیں پڑھ کے جو کی حفظ ہر زبان تو کیا
اور ان میں پاس ہوئے دے کے امتحان تو کیا

تمھارے خُلق پہ بھی کچھ اثر ہوا کہ نہیں
زباں سے کہنے کی دل تک گئی صدا کہ نہیں

جو کچھ کہ منہ سے کہو ، اس کا لو اثر دل میں
کہ ہے کتابوں میں جو کچھ کرے وہ گھر دل میں

وگرنہ پڑھنے کو سب خاص و عام پڑھتے ہیں
ہزاروں طوطے ہیں کلمہ کلام پڑھتے ہیں

جو مجھ سے پوچھو تو پھر بھی ہے ناتمام وہ علم
تمام جب ہو کہ پہنچائے فیضِ عام وہ علم

وہ علم جس سے کہ اوروں کو فائدہ نہ ہوا
ہمارے آگے برابر ہے وہ ، ہُوا نہ ہوا

خلاصۂ کلام : شاعر کے نزدیک یہ بات اہم نہیں کہ آپ نے علم حاصل کیا، مختلف زبانیں سیکھیں اور امتحانات میں کامیابی حاصل کی۔ شاعر یہ چاہتا ہے کہ علم سے آراستہ ہونے کے بعد آپ کے اخلاق میں بھی سدھار پیدا ہو۔ جو علم تم نے سیکھا ہے وہ صرف یادداشت تک ہی محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ اس کا اثر دل پر بھی ہونا چاہیے۔ یوں تو طوطا بھی کلمہ پڑھتا ہے لیکن بے سود۔ اگر علم سے لوگوں کو فائدہ نہ پہنچے تو شاعر کے نزدیک اس کا حاصل کرنا نہ کرنا برابر ہے۔

اس نظم میں شاعر کہتا ہے کہ علم حاصل کرتے وقت یہ دھیان رہے کہ اس علم پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ علم تمھارے اخلاق کو سنوارے، تم کتابوں میں جو کچھ پڑھو، اس پر عمل بھی کرو۔ ایسا نہ ہو کہ طوطے کی طرح کچھ باتوں کو رٹ لو اور اسے دہراتے رہو۔ علم ایسا ہو کہ تمھاری ذات تک محدود نہ رہے بلکہ اس کا فائدہ دوسروں تک بھی پہنچے کیونکہ بے فائدہ علم ہونے نہ ہونے سے کسی کا بھلا نہیں ہوتا۔

معنی و اشارات

مدارج	– زینے	Stages
حفظ کرنا	– زبانی یاد کرنا	Learn by heart
خلق	– اخلاق، برتاؤ	Character, behaviour
دل میں گھر کرنا	– پسند آنا	Win heart/affection (of)
وگرنہ	– ورنہ	Otherwise, or else
تمام ہونا	– پورا ہونا، ختم ہونا	Be finished, completed
فیض	– فائدہ	Benefit, grace

مشق

- مولوی محمد باقر کے اخبار کا نام لکھیے۔
- پڑھے لکھوں کو شاعر نے جو نصیحت کی ہے، اُسے لکھیے۔
- ان چیزوں کے نام لکھیے جن سے شاعر کو کوئی غرض نہیں۔
- علم کی خصوصیات بیان کیجیے۔
- 'علم بغیر عمل' کی خامیاں گنوائیے۔
- علم کے تمام ہونے کی شرط تحریر کیجیے۔
- نظم سے ردیف، قافیے کی جوڑیاں لکھیے۔
- معنی کی مناسبت سے اعراب لگائیے۔

  ا۔ اخلاق – خلق

  ۲۔ لوگ/عوام – خلق
- ذیل کے ہم معنی الفاظ لکھیے۔

  ا۔ غرض

  ۲۔ صدا

  ۳۔ کلام
- نظم کی روشنی میں ویب خاکہ مکمل کیجیے۔

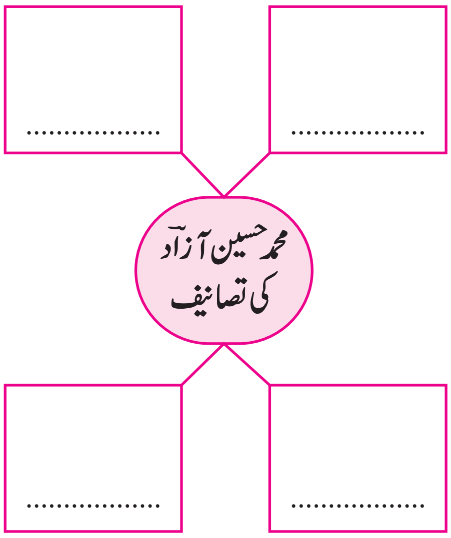

7L9NFB